Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

# Honor Killing in Waziristani Society: A Traditional Practice in the Light of Islamic Teachings

# قتلِ غیرت: وزیرستانی سماج کی روایت اور اسلام کی روشنی میں ایک جائزہ

## Authors Details

**1. Sana Ullah (Corresponding Author)**
M. Phil Scholar (Islamic Studies), Qurtuba University, Dera Ismail Khan, Pakistan.
Email: **sanawazir73@gmail.com**
**2. Neelam Tariq**
M.Phil Scholar (Islamic Studies), Qurtuba University, Dera Ismail Khan, Pakistan.

## Citation

Ullah, Sana, and Neelam Tariq ." Honor Killing in Waziristani Society: A Traditional Practice in the Light of Islamic Teachings."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 391−401.

## Submission Timeline

**Received:** Dec 23, 2024
**Revised:** Jan 09, 2025
**Accepted:** Jan 23, 2025
**Published Online:** Feb 06, 2025

## Publication, Copyright & Licensing

Article QR

**Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.**

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

# Honor Killing in Waziristani Society: A Traditional Practice in the Light of Islamic Teachings

# قتلِ غیرت: وزیرستانی سماج کی روایت اور اسلام کی روشنی میں ایک جائزہ

ثناء اللہ ☆ نیلم طارق ☆

**Abstract**

Honor killing, a deep-rooted practice among the Pashtun tribes of Waziristan, is often carried out without legal proof, based merely on suspicion or accusations of immoral behavior. This study examines the practice of honor killing in Waziristani society from a critical and Islamic legal perspective. It explores how such killings are carried out under cultural traditions where both men and women are executed based on alleged illicit relationships without proper judicial proceedings or evidence. The paper argues that such acts, despite being accepted traditionally, have no legitimate standing in Islamic law. Islam, as a comprehensive legal and moral framework, upholds the sanctity of life and prescribes strict evidentiary procedures before any punitive action can be taken—especially regarding allegations of adultery. The paper explores key aspects such as the requirement of four witnesses, the process of laʿān (mutual cursing) in marital disputes, and the prohibition of vigilantism. Moreover, this study analyzes how tribal customs override Shariah principles in many cases, leading to extrajudicial killings driven by personal enmity, property disputes, or misinterpreted notions of honor. It also emphasizes the importance of replacing ignorance-based practices with Islamic teachings that promote justice, accountability, and the rule of law. The article concludes with recommendations for Islamic awareness, legal reform, and community education to mitigate the misuse of honor-related customs in tribal settings.

**Keywords:** Honor Killing, Waziristan, Tribal Customs, Shariah, Pashtun Society, La'an, Justice

## تعارفِ موضوع

وزیرستان کا سماج صدیوں پرانی روایات اور قبائلی اقدار پر قائم ہے، جن میں غیرت کے نام پر قتل کو ایک باعزت عمل سمجھا جاتا ہے۔ قتلِ غیرت کا مطلب ہے کسی مرد یا عورت کو محض بدکاری یا ناجائز تعلقات کے الزام کی بنیاد پر بغیر کسی شرعی ثبوت کے قتل کر دینا۔ پشتون معاشرے میں اس رسم کو قبائلی غیرت، مردانگی اور خاندانی وقار سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے، حالانکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کسی بھی فرد کی جان کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ تحقیق اس بات کا تجزیہ پیش کرتی ہے کہ قتلِ غیرت کی موجودہ قبائلی شکل شریعت کے اصولوں سے مکمل طور پر متصادم ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں زنا کے الزام پر حد جاری کرنے کے لیے چار گواہوں کی موجودگی، لعان کے اصول، اور دیگر شرعی تقاضے

☆ ایم فل اسکالر (اسلامک اسٹڈیز)، قرطبہ یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالر (اسلامک اسٹڈیز)، قرطبہ یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

لازم ہیں۔ اس مطالعے کا مقصد وزیرستانی رسم و رواج اور اسلامی تعلیمات کے درمیان فرق کو واضح کرنا اور اس رسم کے منفی سماجی و اخلاقی اثرات کو اجاگر کرنا ہے تاکہ ایسے اقدامات کیے جا سکیں جو اسلامی اصولوں پر مبنی منصفانہ معاشرے کی تشکیل میں معاون ہوں۔

## 1. مبحث اول: وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت۔ غیر ازدواجی تعلقات، فرار اور ذاتی دشمنی کی بنیاد پر قتل کی صورتیں اور ان کا شرعی تجزیہ

## 2. قتلِ غیرت کی تفہیم

لفظ "غیرت" "غ ے ر" کے مادہ سے ماخوذ ہے، جس کا معنیٰ ہے حمیت اور رشک۔[1] اور غیرت کی تعریف کے متعلق عیاض بن موسیٰ لکھتے ہیں کہ:

"هو تغير القلب وهيجان الحفيظة بسبب المشاركة في الاختصاص من احد الزوجين لاخر او بحريمه وذبه عنهم ومنعه منهم"[2]

"کہ غیرت اس طبعی ناراضگی کا نام ہے جو اپنے مخصوص چیز میں کسی غیر کی شرکت کی وجہ سے طبعیت میں غصے اور ہیجان کی کیفیت پیدا کرتا ہے مثلاً کوئی آدمی کسی کی بیوی کو بری نگاہ سے دیکھتا ہے تو شوہر کو اس سے طبعی ناراضگی ہوتی ہے"

جب کسی مرد و عورت کو اسلئے قتل کر دیا جائے کہ انہوں نے غیر ازدواجی جنسی تعلقات قائم کیے تھے تو معاشرہ میں اس قتل کو "قتلِ غیرت" کہا جاتا ہے۔[3]

اور انگریزی میں اس کو "Honor Killing" کہا جاتا ہے، اور ہیومن رائٹس واچ نے "Honor Killing" کی تعریف یہ کی ہے کہ:

"یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے سرانجام دینے والے لڑکی کے خاندان کے مرد ہوتے ہیں اور وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورتوں کی غیر ازدواجی تعلقات کی وجہ سے خاندان کی عزت مجروح ہو چکی ہے تاکہ اس سے بحال کیا جائے"[4]

انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں ہے "کہ Honor Killing کے سلسلے میں کسی لڑکی کے قتل کا سبب یہ ہونا قرار دیا ہے کہ اس نے خاندان کی عزت کو مجروح کیا ہے"[5]

قتلِ غیرت کو پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف نام سے پکارا جاتا ہے، چنانچہ پنجاب میں "کالا کالی" بلوچستان میں "سیہ کاری" سندھ میں "کاروکاری" اور خیبر پختونخواہ میں "تور تورہ" کہا جاتا ہے، وزیرستان میں اس کیلئے "تور" کا لفظ بولا جاتا ہے۔

## 3. مرد و عورت کا غیر ازدواجی تعلقات کا قیام

کہ اگر کسی شخص کو اس بات کا علم ہو جائے یا محض شک پڑ جائے کہ ہمارے خاندان کی لڑکی سے کسی مرد کے تعلقات ہے تو فوراً وہ مرد اور عورت دونوں کو قتل کر دیتے ہیں، اس میں اکثریوں ہوتا ہے کہ پہلے مرد کو قتل کر دیتا ہے پھر عورت کو، لیکن بعض دفعہ یوں بھی ہو جاتا ہے کہ پہلے عورت کو قتل کر دیتا ہے پھر مرد کو، لیکن اس صورت میں اگر مرد کو یہ علم ہو جائے کہ یہ اب مجھے قتل کر دیں گے تو وہ اپنے لیے ممکنہ حفاظتی تدابیر اختیار کرتا ہے، حتیٰ کہ گھر سے باہر نہیں نکلتا، اور اکثر ایسے افراد بیرون ملک چلے جاتے ہیں۔

---

[1] Al-'Aynī, Badr al-Dīn, *'Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār Iḥyā' al-'Arabī, n.d.), 20: 205.

[2] Iyāḍ ibn Mūsā ibn 'Iyāḍ, Abū al-Faḍl, *Mashāriq al-Anwār 'alā Ṣiḥāḥ al-Āthār* (Beirut: Dār al-Turāth, n.d.), 2: 141, ḥarf al-ghayn, mādda ghayr.

[3] Alī, Rābi'a, *Ghayrat kā Tārīk Pahlū* (Lahore: Maṭba'a Shirkat Gāh, 2001), 51.

[4] Human Rights Watch, *Crime or Custom? Violence against Women in Pakistan* (New York: Human Rights Watch, 2000)

[5] Maris, Cees, and Sawitri Saharso, *Honour Killing: A Reflection on Gender, Culture and Violence* (The Hague: The Netherlands' Journal of Social Sciences, 2001), 37: 52–73.

### 4. لڑکی کا کسی لڑکے کے ساتھ بھاگنا

اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جائے تو اس صورت میں بھی اکثر دونوں قتل کر دیئے جاتے ہیں، یہ صورت اکثر اس لیے پیش آتی ہے کہ اگر لڑکا کسی لڑکی سے نکاح کا پیغام بھیج دے یا لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش کا اظہار کریں تو اکثر ان کا یہ مطالبہ کو رد کیا جاتا ہے، پھر بعد میں یہ لڑکا اور لڑکی فیصلہ کر کے گھر سے بھاگ جاتے ہیں، اس صورت میں اگر لڑکی کے خاندان والوں کو موقع مل جائے تو دونوں کو قتل کر دیتے ہیں، البتہ بعض دفعہ صلح بھی ہو جاتی ہے۔

### 5. ذاتی دشمنی

کہ اگر کسی شخص کی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی ہو لیکن اس کو قتل نہیں کر سکتا ہو تو وہ "قتل غیرت" کا سہارا لے کر اس شخص کو قتل کر دیتا ہے، اور قاتل الزام عائد کرتا ہے کہ اس نے ہمارے خاندان کے فلان لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے تھے، اس صورت میں مرد اور اپنے خاندان کی ملزمہ خاتون دونوں کو قتل کر دیتا ہے۔

### 6. ایک صورت اور اس کا شرعی حکم

وزیرستانی سماج کی رو سے قتل غیرت میں مرد اور عورت کے قتل کے بارے میں کوئی شخص پوچھ گچھ نہیں کر سکتا اور نہ قتل ناحق کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ ہی رواجی طریقہ سے اس کا بدلہ لے سکتا ہے، اب اگر عورت کو پہلے قتل کیا جائے پھر مرد اپنے آپ کو بچانے کے لیے نہایت گھٹیا حرکت کا مرتکب ہو جاتا ہے، کہ وہ اپنی بیوی یا خاندان میں سے کسی خاتون کو قتل کر کے یہ الزام لگاتا ہے کہ اس کا اس مبینہ دشمن کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، تو اس لحاظ سے معاملہ برابر سرابر کرتا ہے اور مرد اپنی حفاظت کے لیے عورت کو قربانی کا بکرا بنا دیتا ہے، چنانچہ اس طرح ایک واقعہ شکئی نامی علاقہ میں ہوا ہے وہاں کے ایک شخص نے قتل غیرت سے جان بچانے کے لیے بندوبستی علاقے کے ایک خاتون سے شادی کر کے اس کو شکئی لے آیا، چند دن بعد وہ نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر ذکر واذکار میں مصروف تھی، اس دوران ان کو قتل کر کے یہ الزام عائد کیا کہ اس کے اس مبینہ دشمن سے ناجائز تعلقات تھے۔[6]

شریعت مطہرہ کی رو سے یہ نہایت گھٹیا اور مذموم فعل ہے، اس میں کئی خرابیاں پائی جاتی ہے پہلا یہ کہ مرد اور عورت پر زنا کا الزام لگایا جاتا ہے، اور اس کے متعلق ارشادِ ربّانی ہے:

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً ابدًا"[7]

ترجمہ: "اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ، اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو"

چنانچہ کسی پر زِنا کا الزام لگا کر اور اس کو ثابت نہ کرنے کی صورت میں "حد قذف" اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں اور اگر یہ الزام اپنی بیوی پر عائد کر دے تو لعان کی صورت اختیار کی جائے گی۔

اس معاملہ میں مرد قتل ناحق کا مرتکب ہوتا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

"وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابا عَظِيْمًا"[8]

---

[6] Taj Muhammad, *Wazīristān kay Rusūm o Rawāj kā Shar'ī Qawānīn kay Sāth Mawāzana awr Pashtūnoṇ kī Tārīkh* (n.p.: n.p., n.d.), 239.

[7] Al-Nūr, 24:4

ترجمہ: "اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور اللہ نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے"

لہٰذا کسی بھی فرد کو ناحق قتل کرنا جائز نہیں، بلکہ اس کے متعلق شریعت مطہرہ نے قاتل سے قصاص لینے کا حکم بیان فرمایا ہے۔

**مبحث دوم: وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت: زنا کی شرعی تعریف، ثبوت اور سزا**

اسلام ایک مکمل اور متوازن دین ہے جو انسانی معاشرت میں عدل، تحفظِ جان و عزت، اور قانون کی بالادستی کو یقینی بناتا ہے۔ زنا ایک قبیح اور سنگین جرم ہے جس کی حرمت قرآن و سنت میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے، اور اس پر سخت سزا بھی مقرر کی گئی ہے، مگر ان سزاؤں کے نفاذ کے لیے مخصوص شرائط اور ثبوت کو لازم قرار دیا گیا ہے تاکہ بے گناہ افراد پر ظلم نہ ہو۔ دوسری جانب، بعض روایتی معاشروں میں جیسے کہ وزیرستانی سماج میں، "قتلِ غیرت" کے نام پر عورت یا مرد کو بغیر عدالتی کاروائی یا شرعی ثبوت کے قتل کر دینا ایک معمول بن چکا ہے۔ اس عمل میں اکثر شک، الزام، یا ذاتی دشمنی کی بنیاد پر انسانی جانیں ضائع کر دی جاتی ہیں، جو نہ صرف شرعی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ ایک سماجی المیہ بھی ہے۔ اس مبحث کا مقصد وزیرستانی سماج میں رائج قتلِ غیرت کے رجحان کا جائزہ لینا اور اسے اسلامی تعلیمات، بالخصوص زنا کی شرعی تعریف، ثبوت اور سزا کے اصولوں کی روشنی میں پرکھنا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "اور زنا کے قریب نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی اور برائی کا راستہ ہے"[9]

شریعت مطہرہ نے اس شنیع اور بے حیا فعل کے مرتکب کے لیے سزا مقرر کی ہے، لیکن سزا کے مستحق ٹھہرانے سے قبل چند امور کو سرانجام دینا ضروری ہے: 1۔ زنا کا ثبوت 2۔ زنا کرنے والے (مرد و عورت) کے حالات (شادی شدہ و غیر شادی شدہ) کا جائزہ لینا۔

1. **زنا کا ثبوت:** شریعت مطہرہ کی رو سے زنا کے ثبوت کے لیے دو طریقے اختیار کیے جا سکتے ہے:
   * کہ زانی چار مرتبہ قاضی کے سامنے خود زنا کا اقرار کرے۔
   * چار عادل اور ثقہ گواہوں جس کی شرعاً گواہی قبول ہو شرمگاہ کا شرمگاہ میں دیکھنے کی گواہی دینا۔[10]
2. **زنا کی سزا:** اس شنیع فعل کے متعلق خداوندِ تعالیٰ نے سزا کا حکم بیان فرمایا ہے، لیکن مرد اور عورت کی حالات کے اعتبار سے سزا کی نوعیت میں بھی فرق ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے غیر محصن (غیر شادی شدہ) زناکار کی سزا سو کوڑے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"[11]

ترجمہ: "زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ"

اسی طرح محصن (شادی شدہ) زناکار کی سزا سنگساری ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں سورۃ النساء کی آیت "**او یجعل اللہ لھن سبیلا**" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "**یعنی الرجم للثیب والجلد للبکر**" کہ شادی شدہ زناکار کے لیے سزا سنگساری ہے، اور غیر شادی شدہ زناکار کیلئے سزا کوڑے مارنا ہے۔[12]

[8] Al-Nisā', 4:93
[9] Al-Isrā', 17:32
[10] Al-Zayla'ī, 'Uthmān ibn 'Alī, *Baḥr al-Rā'iq* (n.p.: n.p., n.d.), 5: 5.
[11] Al-Nūr, 24:2.
[12] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), 6: 42

## مبحث سوم: وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت کے اسباب اور ان کا شرعی تجزیہ: ایک فقہی و سماجی مطالعہ

### 1. قتلِ غیرت کا پہلا سبب اور اس کا شرعی جائزہ

وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت کا پہلا سبب "مرد و عورت کا غیر ازدواجی تعلقات کا قیام" ہے، اس صورت میں محض زنا کے شک کے بناء پر بھی مرد و عورت کو قتل کیا جاتا ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے اگر کوئی شخص کسی مرد اور عورت کو زنا یا دواعی زنا کرتے وقت دیکھ کر اسی وقت یا بعد میں جس رد عمل کا اظہار کیا جائے اس کی کئی صورتیں بنتی ہیں، ذیل میں ان تمام صورتوں کا شرعی حکم بیان کیا جائے گا۔

**پہلی صورت:** جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زِنا کی تہمت لگائے، چاہے یقین کی بنیاد پر ہو یا شک کی بنیاد پر ہو، تو اس صورت میں اگر شوہر نے شریعت کے مطابق چار مرد گواہوں کو حاضر کیا تو بیوی پر زنا کی حد جاری ہو گی، اور اگر چار مرد گواہ حاضر نہ کر سکے، پھر بیوی لِعان کا مطالبہ کرے اور میاں بیوی کے درمیان لعان کی صورت اختیار کی جائے گی، پھر اس کے بعد ان کا نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔[13]

**دوسری صورت:** جب کوئی شخص اپنی بیوی، محرمہ، اجنبیہ کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ دواعی زنا یا زنا کی حالت میں دیکھ لے، تو اب دیکھا جائے گا اگر یہ عورت اس فعل کے لیے راضی تھی تو اس شخص کے لیے اس معصیت کے ارتکاب کی حالت میں مرد و عورت دونوں کو قتل کرنا جائز ہے، اور اگر عورت مجبور تھی یعنی ان کے ساتھ زور اور زبردستی کی جا رہی تھی تو اس صورت میں عورت کو قتل کرنا جائز نہیں۔ چنانچہ علامہ شامیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"رجل رأى رجلا مع امرأته يزني بها أو يقبلها أو يضمها إلى نفسه وهي مطاوعة قتله أو قتلهما لا ضمان عليه"[14]

ترجمہ: "ایک شخص نے دوسرے کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا، بوس و کنار یا گلے ملاتے ہوئے پایا اور وہ عورت اس عمل سے راضی تھی، پھر اس نے مرد کو یا دونوں کو قتل کر دیا تو قاتل پر کوئی ضمان نہیں ہو گا"

مگر یاد رہے کہ معصیت کے ارتکاب کے بعد دونوں کا قتل ناجائز ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ارتکاب معصیت کے دوران جو قتل جائز قرار دیا تھا وہ نہی عن المنکر کی وجہ سے تھا، جبکہ ارتکاب معصیت کے بعد نہی عن المنکر کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں۔

"لو عزره حال كونه مشغولا بالفاحشة فله ذلك و أنه حسن؛ لأن ذلك نهي عن المنكر وكل واحد مأمور به وبعد الفراغ ليس بنهي عن المنكر"[15]

ترجمہ: "اگر اس نے ان کو ڈھانٹا اس حال میں کہ وہ بدکاری میں مشغول تھے، تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، اور یہ بہتر ہے، اس لیے کہ یہ نہی عن المنکر ہے اور ہر شخص اس کا ذمہ دار ہے، اور فراغت کے بعد یہ نہی عن المنکر نہیں رہے گا"

وزیرستانی سماج میں اکثر یہی صورتحال پیش آتی ہے کہ مرد و عورت معصیت کے ارتکاب کے بعد یا محض شک کی بناء پر، یا کسی اور شخص کے کہنے پر قتل کر دیئے جاتے ہیں، اور ایسا کرنا درست نہیں۔

---

[13] Al-Kāsānī, ʻAlāʼ al-Dīn, *Badāʼiʻ al-Ṣanāʼiʻ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1986), 3: 240

[14] Ibn ʻĀbidīn, Muḥammad Amīn ibn ʻUmar ibn ʻAbd al-ʻAzīz, *Radd al-Mukhtār* (Beirut: Dār al-Fikr, 1992), 4: 63

[15] Al-Zaylaʻī, ʻUthmān ibn ʻAlī, *Baḥr al-Rāʼiq*, 5: 45.

**تیسری صورت:** جب کوئی شخص اپنی بیوی، محرمہ، اجنبیہ کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ صرف خلوت کی صورت میں دیکھ لیں عورت بھی خلوت پر راضی ہو، اور دواعی زنا یا زنا کا ارتکاب نہ کرے، اب مرد اور عورت کو قتل کرنے کے متعلق فقہاء کرام کے مابین اختلاف ہے بعض کے ہاں قتل جائز ہے جبکہ بعض کے ہاں قتل جائز نہیں، چنانچہ اس اختلاف کے متعلق علامہ شامیؒ لکھتے ہیں۔

**"ولو رأى رجلا مع امرأته في مفازة خالية أو رآه مع محارمه هكذا ولم ير منه الزنا ودواعيه قال بعض المشايخ حل قتلهما. وقال بعضهم: لا يحل حتى يرى منه العمل: أي الزنا ودواعيه"**[16]

ترجمہ: "اگر کسی شخص کو بیوی یا محرمہ کے ساتھ خلوت میں دیکھ لیں لیکن زنا یا دواعی زنا کا ارتکاب نہ کیا ہو، بعض مشائخ کے نزدیک ان دونوں کا قتل جائز ہے، بعض کہتے ہے کہ ان دونوں کا قتل اس وقت تک جائز نہیں جب تک زنا یا دواعی زنا کا ارتکاب نہ کرے"

لیکن اگر دواعی زنا اور زنا کی حالت میں دیکھ لیں، تو شور مچانے اور دھمکی سے اگر روکنا ممکن ہو تو یہی راستہ اختیار کرے، اگر اس سے منع نہ ہو جائے تو قتل سے کم درجہ کی مار پیٹ کرنا جائز ہے، مگر یاد رہے کہ اگر عورت مجبور تھی تو اس کی مار پیٹ جائز نہیں، چنانچہ فتاوٰی ہندیہ میں مذکور ہے۔

**"سئل الهندو اني - رحمه الله تعالى - عن رجل وجد مع امرأته رجلا أيحل له قتله؟ قال إن كان يعلم أنه ينزجر عن الزنا بالصياح والضرب بما دون السلاح لا يحل وإن علم أنه لا ينزجر إلا بالقتل حل له القتل وإن طاوعته المرأة حل له قتلها أيضا"** [17]

ترجمہ: "ہندوانی سے پوچھا گیا کہ ایک شخص عورت کو کسی غیر مرد کے ساتھ مشغول دیکھے تو وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ ہندوانی نے کہا کہ اگر اسے یقین ہو کہ یہ مشغول شخص شور مچانے سے یا ہلکی پھلکی مارنے سے بھاگ جائے گا تو اس کا قتل جائز نہیں، اور اگر یہ یقین نہ ہو تو پھر قتل کر سکتا ہے، اگر عورت اس فعل پر راضی ہو تو پھر عورت کا قتل بھی جائز ہے"

اور اگر دواعی زنا یا زنا کی حالت میں دیکھ لیں اور دونوں راضی ہوں لیکن قتل کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہو، اب ان دونوں کو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس کے متعلق فقہاء کرام نے مختلف قسم کی عبارات کا ذکر کیا ہے، لیکن ان سے قبل علامہ ہندوانی کا ایک فتویٰ کا ذکر کیا جائے گا اور اس فتویٰ کو فقہاء کرام نے نقل کیا ہے، چنانچہ علامہ ہندوانی سے ذکر کردہ صورت کے سوال کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ ہندوانی کے نزدیک اس صورت میں مرد اور عورت کو قتل کرنا جائز ہے، بشرطیکہ قتل کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ ہو۔[18]

اسی طرح علامہ ابن الہمامؒ نے بھی یہی صورت لکھی ہے۔[19] اسی طرح علامہ حصکفیؒ اور علامہ ابن عابدین شامیؒ نے بھی یہی صورت لکھی ہے۔[20]

اسی طرح علامہ ابن نجیمؒ نے بھی یہی صورت لکھی ہے لیکن اس نے اجنبیہ، محرمہ اور اپنی بیوی کے حکم میں فرق کو ملحوظ رکھا ہے کہ اجنبیہ کے ساتھ اگر کسی شخص کو زنا کی حالت میں دیکھ لیں تو ان کا قتل جائز ہے بشرطیکہ اس فعل سے باز آنے کا کوئی اور راستہ نہ ہو، جبکہ محرمہ اور بیوی کے متعلق حکم عام ہے کہ اس صورت میں ان کا قتل مطلقاً جائز ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

**"قد أفاد الفرق بين الأجنبية والزوجة والمحرم ففي الأجنبية لا يحل القتل إلا بالشرط المذكور من عدم الانزجار بالصياح والضرب وفي غيرها يحل مطلقا"**[21]

---

[16] Ibn ‘Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn ‘Umar, *Radd al-Mukhtār*, 4: 63–64

[17] Al-Balkhī, Niẓām al-Dīn, *Fatāwā Hindiyya* (Beirut: Dār al-Fikr, 1310 AH), 4: 167

[18] Al-Balkhī, Niẓām al-Dīn, *Fatāwā Hindiyya*, 4: 167

[19] Ibn al-Humām, Kamāl al-Dīn Muḥammad, *Fatḥ al-Qadīr* (Beirut: Dār al-Fikr, n.d.), 5: 346.

[20] Ibn ‘Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn ‘Umar, *Radd al-Mukhtār*, 4: 64

[21] Al-Zayla‘ī, ‘Uthmān ibn ‘Alī, *Baḥr al-Rā’iq*, 5: 45

ترجمہ: "بیوی، اجنبیہ اور محرمہ کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھا جائے گا، اجنبیہ کو ذکر دہ شرط شور مچانے اور مارنے کے بغیر قتل جائز نہیں، اس کے علاوہ بیوی اور محرمہ کا مطلقاً قتل جائز ہے"

**فتاویٰ خانیہ کا موقف اور علامہ شامیؒ کی تردید**

ذکر کردہ صورت کے متعلق فتاویٰ خانیہ میں مذکور ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی، اجنبیہ یا محرمہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ زنا کے وقت دیکھ لیں تو ان کا قتل جائز ہے بشرطیکہ شادی شدہ ہو، پھر آگے بیان کرتے ہیں کہ یہ قتل بطور حد ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ کی رو سے شادی شدہ کی سزا سنگساری یعنی قتل ہے۔ تو علامہ شامیؒ نے اس تردید کی ہے کہ یہ قتل بطور حد نہیں ہے بلکہ یہ قتل بطور نہی عن المنکر ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں۔

**"واعلم أنه في الخانية شرط في جواز قتل الزاني أن يكون محصنا ------- ليس من الحد بل من الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وهو حسن"**[22]

ترجمہ: "جان لو کہ خانیہ میں زانی کا قتل اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ شادی شدہ ہو۔۔۔۔۔ یہ بطور حد نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے طور ہے اور یہ بہتر ہے"

اس تیسری صورت کی آخری ذیلی شق کے حوالے سے فقہاء کرام کے بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد و عورت کو حالتِ زنا میں دیکھے، اور عورت بھی اس عمل پر رضامند ہو، تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسے حالات میں دونوں کو قتل کرنا جائز ہے، خواہ وہ عورت محرمہ ہو، اجنبیہ ہو یا حتیٰ کہ بیوی ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم، یہ جواز مطلق نہیں بلکہ چند سخت شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ ان شرائط کی تفصیل درج ذیل ہے:

* **معصیت کی حالت میں اقدام:** قتل صرف اس وقت جائز ہو گا جب زنا کا فعل بالفعل جاری ہو؛ اگر یہ عمل مکمل ہو چکا ہو یا بعد میں علم ہو تو قتل جائز نہیں ہو گا۔
* **منع کے دیگر ذرائع کا استعمال:** قتل سے قبل لازم ہے کہ زنا کو روکنے کے لیے دیگر کم تر تدابیر اختیار کی جائیں، جیسے ڈرانا، شور مچانا، یا مناسب جسمانی مزاحمت۔
* **قتل کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو:** اگر معصیت کو روکنے کے لیے کوئی اور مؤثر طریقہ موجود ہو تو قتل کا اقدام شرعاً ناجائز ہو گا۔
* **رضا و عدمِ رضا کی تحقیق:** عورت کی رضامندی کا واضح علم ہونا ضروری ہے؛ اگر عورت مجبور یا مغلوب الحال ہو، یعنی جبر کی شکار ہو، تو اسے قتل کرنا ناجائز ہو گا۔

مزید یہ کہ اس پوری بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ **قتلِ غیرت مطلقاً جائز نہیں** بلکہ اسے فقہی ضوابط اور شرعی اصولوں کی روشنی میں مخصوص حالات اور قیود کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ **محض شک یا گمان کی بنیاد پر کسی بھی فرد کو قتل کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔**

## 2. قتلِ غیرت کا دوسرا سبب اور اس کا شرعی جائزہ

وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت کا دوسرا سبب "لڑکی کا کسی لڑکے کے ساتھ بھاگنا" ہوتا ہے، اس صورتحال کے پیش آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اگر لڑکا کسی لڑکی سے یا لڑکی کسی لڑکے سے پسند کی شادی کرنا چاہتا ہے لیکن خاندان والے اس کے نکاح کے لیے راضی نہ ہو، تو لڑکا لڑکی کو بھگا کر لے جاتا ہے، پھر بعض مرتبہ یوں ہوتا ہے کہ اس لڑکی کی کسی اور کے ساتھ منگنی ہو چکی ہوتی ہے۔ اس صورت میں بعض دفعہ صلح ہو جاتی ہے یعنی ان

[22] Ibn ʻĀbidīn, Muḥammad Amīn ibn ʻUmar ibn ʻAbd al-ʻAzīz, *Minḥat al-Khāliq ʻalā Baḥr al-Rāʼiq* (Beirut: Dār al-Kitāb al-Islāmī, n.d.), 5: 45.

دونوں کا آپس میں نکاح کیا جاتا ہے لیکن اکثر ان کو قتل کر دیتے ہیں، اور جن لڑکیوں کا پہلے کسی اور کے ساتھ منگنی ہوئی ہو تو اس میں بعض دفعہ منگیتر اس لڑکی کو چھوڑ دیتا ہے، پھر آگے یہ معاملہ لڑکی اور لڑکے کے خاندان والوں کو سپرد ہوتا ہے چاہے وہ صلح کر لیں یا دونوں کو قتل کر دے، لیکن عموماً ایسا ہوتا ہے اس صورت میں لڑکی اور لڑکے کے خاندان والوں کو آپس میں صلح کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے بلکہ منگیتر یا ان کے خاندان والے مرد اور عورت دونوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کو مد نظر رکھ کر شریعت مطہرہ کی رو سے اس صورت میں مرد اور عورت کو قتل کرنا شرعاً جائز نہیں۔ اس صورت میں لڑکی کا اس لڑکے کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے بشرطیکہ کفو میں نکاح کیا ہو۔ علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے۔

"أنه إن كان الزوج كفؤا نفذ نكاحها"[23]

ترجمہ: "بیشک اگر شوہر کفو ہو تو اس کا نکاح منعقد ہو گا"

### 3. قتلِ غیرت کا تیسرا سبب اور اس کا شرعی جائزہ

وزیرستانی سماج میں قتلِ غیرت کا تیسرا سبب "ذاتی دشمنی" ہے، یعنی کبھی کبھاریوں ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے ساتھ ذاتی دشمنی اور عناد ہو، تو اس کو قتل کرنے کے لیے وہ اپنے خاندان سے کسی لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلق یعنی زنا کا الزام لگا کر دونوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

عمومی لحاظ سے قتلِ غیرت میں اور بالخصوص اس صورت میں بندہ دو جرموں کا مرتکب ہوتا ہے: 1۔ قتلِ ناحق 2۔ زنا کا الزام

### i. زنا کے الزام کے متعلق اسلامی نقطہ نظر

شریعت مطہرہ کی رو سے جب کوئی شخص کسی پاکدامن عورت پر زِنا کا الزام لگائے اور اس کو چار مرد گواہوں کے ذریعے ثابت نہ کر سکے تو اس کو اَسّی کوڑے بطورِ حد لگائے جائیں گے اور فقہی اصطلاح میں اس کو "حد قذف" کہلاتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ شخص عادل نہیں بلکہ فاسق شمار ہو گا اور آئندہ کے لیے اس کی گواہی بھی قبول نہ کی جائے گی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً ابدًا"[24]

ترجمہ: "اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ، اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو"

اور جب یہ الزام کوئی شخص اپنی بیوی پر لگائیں اور اس کو ثابت نہ کر سکے پھر شوہر پر حد قذف جاری نہیں کیا جائے گا، بلکہ لعان کی صورت اختیار کی جائے گی، پھر اسکے بعد میاں بیوی دونوں کے مابین تفریق واقع ہو جائے گی۔

لعان کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بلاشبہ میں تو صادق ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہہ دے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، پھر بیوی بھی حد زنا کی سزا کو ختم کرنے کے لیے چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہہ دے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہہ دے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔

---

[23] Al-Zayla'ī, 'Uthmān ibn 'Alī, *Baḥr al-Rā'iq*, 3: 118.

[24] Al-Nūr, 24:4

### ii. مولانا ڈاکٹر تاج محمد رحمہ اللہ کی رائے اور اس کا رد

مولانا ڈاکٹر تاج محمد رحمہ اللہ نے قتل غیرت کو جائز قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"اب یہاں غور طلب پہلو یہ ہے کہ قبائلی علاقہ میں جس طرح بندوبستی علاقہ کے قوانین رائج نہیں اسی طرح شرعی قوانین بھی یہاں نافذ نہیں، اس لیے خدانخواستہ اگر کوئی اس قسم کی مشکل سے دوچار ہو جائے کہ اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ ناگفتہ بہ حالت میں دیکھے تو وہ ان دونوں کو کس قانون کے تحت کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ عند اللہ اور عند الناس ماخوذ نہ ہو، شریعت نے اس سلسلے میں حالات سے نمٹنے کے لیے گنجائش رکھی ہے"[25]

پھر آگے لکھتے ہیں کہ:

"ہاں ایک بات ذہن میں رہے کہ خاوند بطور تعزیر یہ کاروائی صرف اس صورت میں کر سکتا ہے جب اس کو ناجائز تعلق کا یقین حاصل ہو جائے، محض شک کی بنیاد پر یہ کاروائی نہیں کر سکتا . . . . . اسی طرح قبائل میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی قتل کرنا لازمی ہے خواہ عورت کے ساتھ زبردستی کر کے وہ مجبور محض کیوں نہ ہو، کیونکہ عورت کو چھوڑ کر اگر صرف مرد قتل کیا جائے تو مقتول مرد متہم کے اولیاء قاتل سے بدلہ لیتے ہے"[26]

متذکرہ بالا تحقیق میں مندرجہ ذیل پہلو پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواز کا حکم درست نہیں:

1۔ ڈاکٹر صاحب نے قتلِ غیرت کا حکم مطلقاً لکھا ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ مرد اور عورت دونوں کا قتل جائز ہے چاہے معصیت کے ارتکاب یعنی زنا یا دواعی زنا کے وقت ہو چاہے زنا اور دواعی زنا کے بعد ہو۔

یہ حکم مطلقاً بیان کرنا درست نہیں، کیونکہ فقہاء کرام کی عبارات سے اس بات کی توضیح ہوتی ہے کہ دواعی زنا یا زنا کرتے وقت مرد اور عورت دونوں کو قتل کر سکتے ہیں، جبکہ زنا کے بعد قتل کرنا جائز نہیں۔[27] مگر یاد رہے کہ یہ حکم بھی فقہاء کرام نے مشروط بیان کیا ہے پہلی شرط یہ کہ عورت بھی راضی ہو اگر عورت مجبور ہو تو اس کا قتل کرنا درست نہیں۔[28] دوسری شرط یہ کہ قتل کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہ ہو۔[29] البتہ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے اس دوسری شرط میں تفصیل کرتے ہوئے اجنبیہ، محرمہ اور بیوی کے مابین فرق کیا ہے کہ یہ شرط اجنبیہ کی صورت میں ہے، جبکہ بیوی اور محرمہ کی صورت میں یہ شرط نہیں ہے۔[30]

2۔ ڈاکٹر صاحب نے عورت کے قتل کے متعلق مطلقاً حکم بیان فرمایا کہ قتل غیرت میں جب مرد کو قتل کیا جائے تو عورت کو قتل کرنا لازمی ہے چاہے عورت راضی ہو یا نہ ہو یعنی مجبور ہو۔ اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ جب ایسا نہ کیا جائے پھر مقتول کے ورثاء قاتل سے بدلہ لیتے ہے یعنی اس کو قتل کرتے ہیں۔

یہ حکم مطلقاً بیان کرنا صحیح نہیں کیونکہ فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ عورت کے قتل کے لیے عورت کی رضا شرط ہے اور مجبور ہونے کی صورت میں قتل کرنا جائز نہیں۔[31] نیز اس کی جو وجہ ڈاکٹر تاج محمدؒ نے لکھی ہے یہ درست نہیں کیونکہ اگر ایسی صورت پیش آجائے جس میں عورت مجبور

---

[25] Taj Muhammad, Wazīristān kay Rusūm o Rawāj kā Shar'ī Qawānīn kay Sāth Mawāzana awr Pashtūnoṉ kī Tārīkh, 539

[26] Taj Muhammad, *Wazīristān kay Rusūm o Rawāj kā Shar'ī Qawānīn kay Sāth Mawāzana awr Pashtūnoṉ kī Tārīkh*, 540.

[27] Al-Zayla'ī, 'Uthmān ibn 'Alī, *Baḥr al-Rā'iq*, 5: 45

[28] Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn 'Umar, *Radd al-Mukhtār*, 4: 63

[29] Al-Balkhī, Niẓām al-Dīn, *Fatāwā Hindiyya*, 4: 167.

[30] Al-Zayla'ī, 'Uthmān ibn 'Alī, *Baḥr al-Rā'iq*, 5: 45

[31] Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn 'Umar, *Radd al-Mukhtār*, 4: 63.

ہو تو شریعت اس کے قتل کی اجازت نہیں دیتا ہے، اب مرد عورت کی حالت کہ راضی ہے یا مجبور ہے کو دیکھے بغیر اپنے آپ کو بچانے کے لیے عورت کو قربانی کی بھینٹ چڑھا دینے کی شریعت بالکل اجازت نہیں دیتا ہے۔

## قتل غیرت کے متعلق پاکستانی قانون

8 اکتوبر 2004 کو قومی اسمبلی نے قتل غیرت کے متعلق قانون سازی کی حمایت کی اور 27 اکتوبر کو منظور کر لیا گیا، اور 4 جنوری 2005 کو باقاعدہ قانون بن گیا اور اس کو "قانون فوجداری ایکٹ 2004" نام دیا گیا، اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 302 میں شامل کیا گیا اور اسمیں یہ واضح کیا کہ یہ قتل دفعہ 302 کی ذیلی دفعہ a قصاص یا b عمر قید کی دائرے میں شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح 2002 اور 2004 میں اقوام متحدہ میں قتلِ غیرت کی روک تھام کیلئے قرارداد پیش کی گئی تھی۔

## خلاصہ بحث

قتل غیرت وزیرستان کے قبائلی معاشرے کی ایک گہری جڑوں والی رسم ہے جو اسلامی شریعت سے متصادم ہے۔ اس تحقیق میں واضح کیا گیا کہ کسی بھی فرد کو بغیر شرعی ثبوت کے قتل کرنا، محض شک یا الزام کی بنیاد پر، سراسر جہالت پر مبنی عمل ہے۔ شریعت میں زنا کے لیے چار معتبر گواہوں کی شرط، لعان کی صورت اور دیگر عدالتی تقاضے موجود ہیں، جنہیں نظر انداز کر کے کسی کو قتل کرنا ظلم کے زمرے میں آتا ہے۔ مزید برآں، بعض اوقات اس رسم کو ذاتی مفادات یا دشمنیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جس سے نہ صرف بے گناہ افراد مارے جاتے ہیں بلکہ معاشرے میں فساد اور بدامنی بھی پھیلتی ہے۔ لہٰذا، ضروری ہے کہ عوام الناس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق شعور اجاگر کیا جائے اور ریاستی سطح پر ایسے رسم و رواج کے خاتمے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## Bibliography / کتابیات


* Al-'Aynī, Badr al-Dīn. *'Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Iḥyā' al-'Arabī, 2000 CE.
* Al-Balkhī, Niẓām al-Dīn. *Fatāwā Hindiyya*. Beirut: Dār al-Fikr, 1310 AH.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 2000 CE.
* Al-Kāsānī, 'Alā' al-Dīn. *Badā'i' al-Ṣanā'i'*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1986.
* Alī, Rābi'a. *Ghayrat kā Tārīk Pahlū*. Lahore: Maṭba'a Shirkat Gāh, 2001.
* Human Rights Watch. *Crime or Custom? Violence against Women in Pakistan*. New York: Human Rights Watch, 2000.
* Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn 'Umar ibn 'Abd al-'Azīz. *Minḥat al-Khāliq 'alā Baḥr al-Rā'iq*. Beirut: Dār al-Kitāb al-Islāmī, 2000 CE.
* Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn ibn 'Umar ibn 'Abd al-'Azīz. *Radd al-Muḥtār 'alā al-Durr al-Mukhtār*. Beirut: Dār al-Fikr, 1992.
* Ibn al-Humām, Kamāl al-Dīn Muḥammad. *Fatḥ al-Qadīr*. Beirut: Dār al-Fikr, 2000 CE.
* Iyāḍ ibn Mūsā ibn 'Iyāḍ, Ab "
* Maris, Cees, and Sawitri Saharso. "Honour Killing: A Reflection on Gender, Culture and Violence." *The Netherlands' Journal of Social Sciences* 37 (2001): 52–73.